پردیسی

مصنف : پرتیبھا ناتھ
مترجم : آصف نقوی



CHILDREN'S BOOK TRUST • NEW DELHI •

پردیسی

مصنف : پرتیبھا ناتھ

مصور : جگدیش جوشی

مترجم : آصف نقوی



چلڈرن بک ٹرسٹ　　قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان　　بچوں کا ادبی ٹرسٹ



ایک دن کی بات ہے...... ایک ہدہد مٹی کھود کر کیچوے نکال رہا تھا...... کھچ ...... اس نے زور سے اپنی نوکیلی چونچ مٹی میں ماری تو ایک موٹا تازہ کیچوہ نکل آیا...... ہدہد نے جھٹ اس کلبلاتے کیچوے کو نگل لیا...... کھچ اس نے پھر چونچ ماری وہ مزے سے کیچوے کھا رہا تھا۔

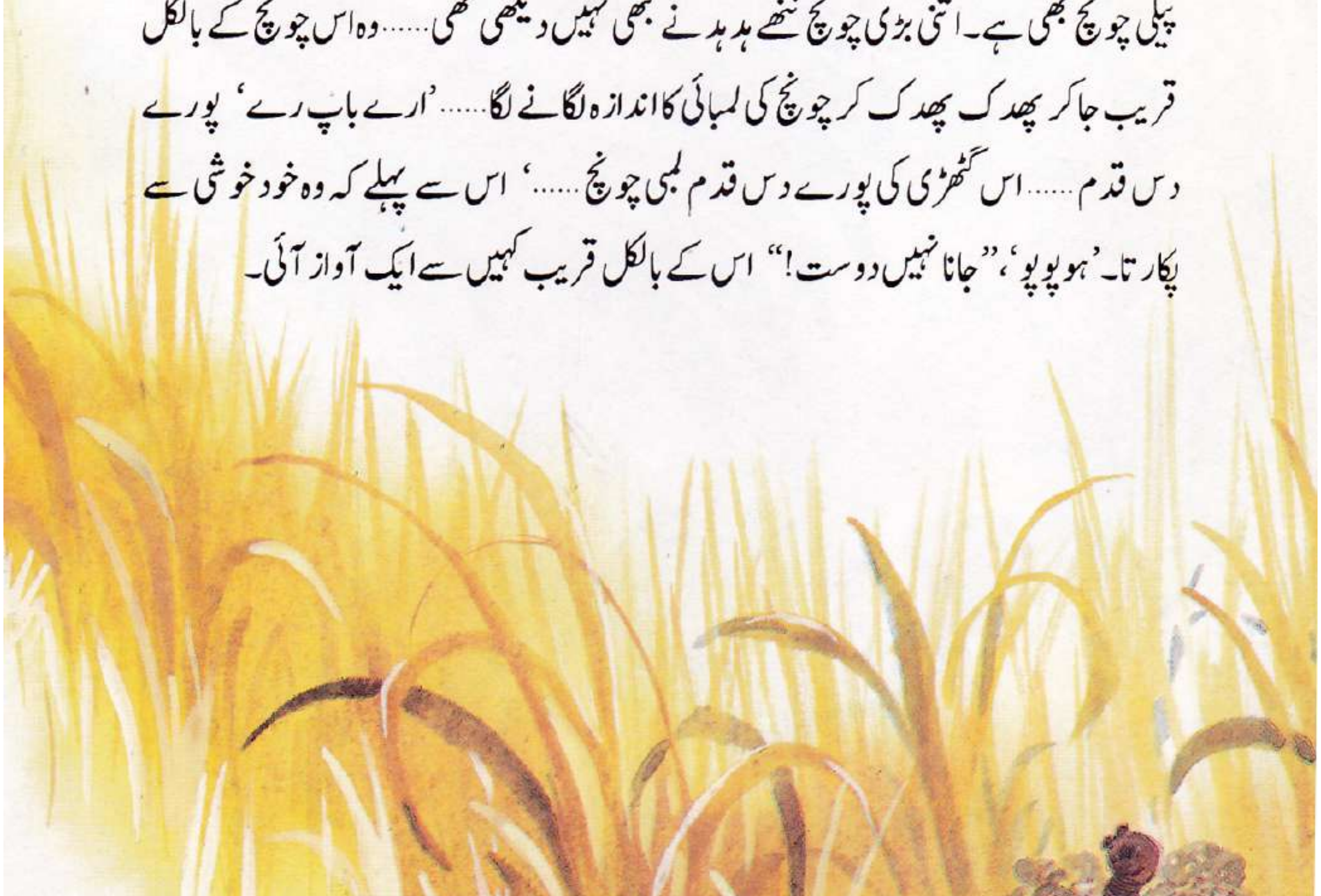
ایک بار جب ہدہد نے سر اوپر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک دم آسمان میں کوئی چیز تیزی سے اڑتی ہوئی اس کی طرف آرہی ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ اس چیز کو سمجھ پاتا وہ بالکل اس کے قریب سے تیزی سے نکل کر آگے جھاڑیوں میں غائب ہو چکی تھی۔

''ہوپو...... ہوپو''-- ہدہد ڈر کے مارے چلایا۔

اپنی چونچ میں لٹکا کیچوا پھینک پھانک ایک دم پوری طاقت لگا کر اڑا اور پل بھر میں پاس کے ببول کے پیڑ میں جا کر دبک گیا۔



تھوڑی دیر بعد جب اس کے دل کی دھڑکن کچھ قابو میں آئی تو اس نے سوچا کہ آخر وہ چیز تھی کیا جو ابھی ابھی اس کے پاس سے اڑتی ہوئی گئی تھی...... دیکھنا چاہیے ...... وہ فیصلہ کر چکا تھا...... "ہوپوپو......" اس نے آواز لگائی اور پھر اڑ کر سیدھا اسی جگہ آ گیا جہاں وہ پہلے کیچوے کھود رہا تھا اور ہلکے ہلکے جھاڑیوں کے بالکل قریب آ گیا...... خاموشی سے اس نے گردن اونچی کر کے جب جھاڑیوں کے بیچ سے دوسری طرف دیکھا تو اس کو نظر آیا...... جیسے ایک بڑی سفید گٹھڑی سی پڑی ہے۔ آخر یہ ہے کیا؟ دیکھتے ہیں، ہدہد نے سوچا اور جھاڑیوں کے دوسری طرف نکل آیا اور دبے قدم اس گٹھڑی کی طرف بڑھا' ...... ارے واہ اس گٹھڑی میں سے تو دو پیر بھی نکلے ہوئے ہیں...... دو بڑے بڑے پنجے۔ مگر یہ کیا! پیر کی سب انگلیاں...... ایک جھلی سے جڑی ہوئی' وہ سچ مچ اس چیز کو دیکھ کر بھونچکا رہ گیا...... "ہوپوپو" وہ خوشی سے پھر چیخا۔ ارے اس گٹھڑی کی تو پیلی پیلی چونچ بھی ہے۔ اتنی بڑی چونچ ننھے ہدہد نے کبھی نہیں دیکھی تھی...... وہ اس چونچ کے بالکل قریب جا کر پھدک پھدک کر چونچ کی لمبائی کا اندازہ لگانے لگا...... 'ارے باپ رے' پورے دس قدم...... اس گٹھڑی کی پورے دس قدم لمبی چونچ......' اس سے پہلے کہ وہ خود خوشی سے پکارتا۔ 'ہوپوپو'، "جانا نہیں دوست!" اس کے بالکل قریب کہیں سے ایک آواز آئی۔





ہد ہد نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا۔ ایک طرف سے ''آنکھیں اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ بڑی بڑی چمک دار سنہری آنکھیں۔ ہد ہد گھبرا کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''ہوپوپو...... آپ کون ہیں......؟'' اس نے ہلکے سے پوچھا۔

''میں ایک پیلیکن ہوں تمہاری جیسی ہی ایک چڑیا''

''مگر آپ تو اتنی بڑی ہیں!''

چڑیاں بڑی بھی ہوتی ہیں اور چھوٹی بھی ''پیلیکن نے جواب دیا

''مگر آپ کے پیر تو میرے جیسے نہیں۔ آپ کی انگلیاں سب آپس میں جڑی ہوئی ہیں''

"ہاں وہ اس لیے کہ میں پانی میں تیرتی ہوں اور مچھلی پکڑتی ہوں۔ میری چونچ بھی اسی لیے اتنی بڑی ہے کہ میں آسانی سے مچھلی پکڑ سکوں"

"پر آپ کی چونچ کے نیچے یہ کھال سی کیوں لٹکی ہے؟"

"کھانے کے وقت تک مچھلی کو حفاظت سے رکھنے کے لیے"

"اچھا اب سمجھا" ہدہد نے کہا "مطلب ایک طرح کا تھیلا، بلکہ شاید گنجینہ یا نعمت خانہ ہے!"

"ہاں" پیلیکن نے گردن ہلائی اور بولی "مجھے بھوک لگی ہے کیا کچھ کھانے کو ملے گا؟"

"ہاں کیوں نہیں" ہدہد نے جواب دیا "ایک منٹ رکو بس میں گیا اور آیا!" ہدہد اڑا اور فوراً واپس بھی آ گیا اپنی چونچ میں ایک کیچوا دبائے، اور بولا "یہ لو اس سے کام چلے گا؟"

"اوہ۔۔ میں کیچوے نہیں کھاتی صرف مچھلی کھاتی ہوں" پیلیکن نے کہا اور بے رخی سے دوسری طرف دیکھنے لگی"





"کیا یہ بلاوجہ کا نخرہ نہیں ہے، ہم ہد ہد تو کچھ بھی کھا لیتے ہیں...... کیچوے، دیمک، کیڑے مکوڑے سب کچھ"، اب اگر آپ کو مچھلی ہی چاہیے تو آپ غلط جگہ آ گئی ہیں کیوں کہ یہاں آس پاس کہیں پانی نہیں ہے"

"میں یہاں خوشی سے نہیں مجبوری میں آئی ہوں" پیلیکن نے کراہتے ہوئے پہلو بدلا اور کہا "دراصل ایک شکاری نے مجھ پر گولی چلائی تھی اور میں لڑکھڑا کر یہاں گر پڑی"

"اوہ یہ تو بہت برا ہوا کیا بہت تکلیف ہو رہی ہے"

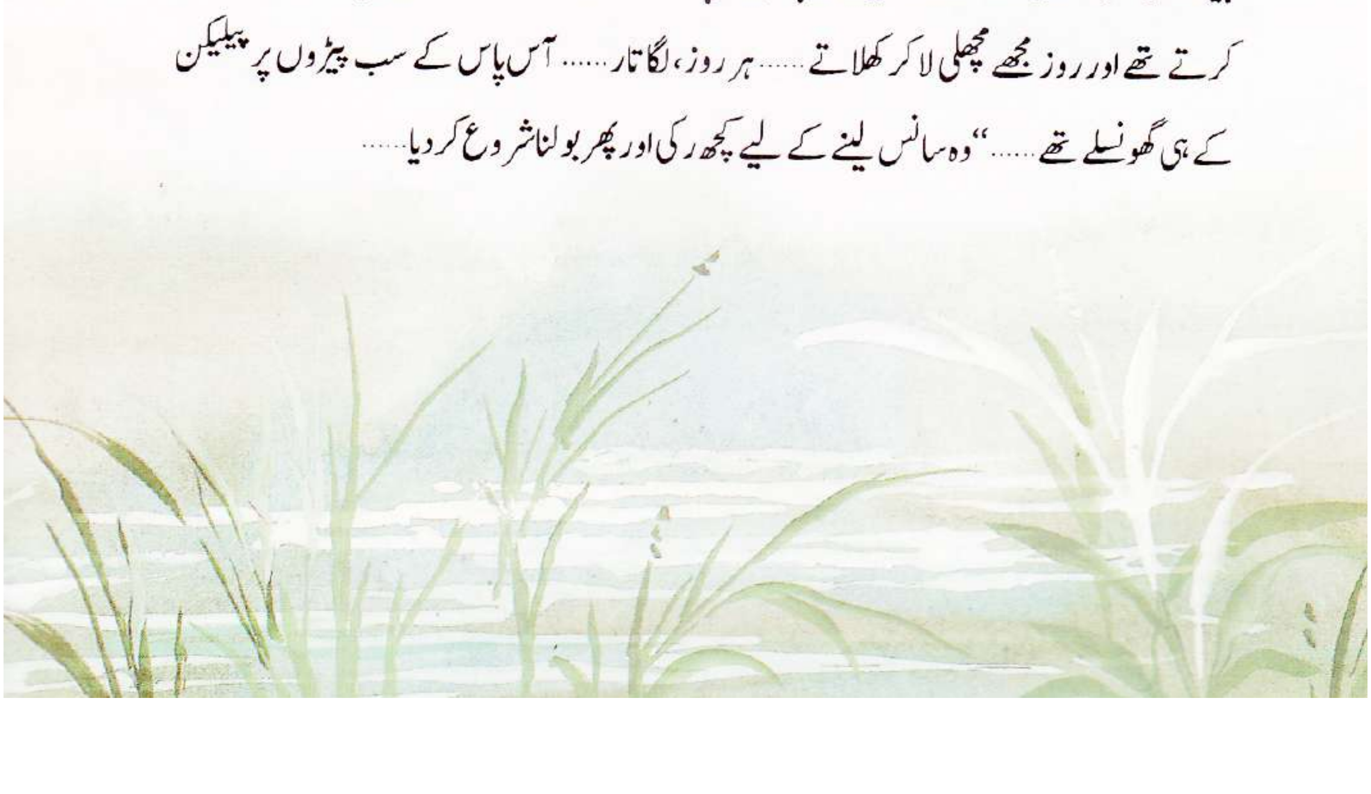
"ہاں تکلیف تو ہے، تھوڑے دن رہے گی پھر زخم بھر جائے گا۔ شکر ہے گولی پروں پر لگتی ہوئی نکل گئی ہڈی پر نہیں لگی"

"پر آپ جا کہاں رہی تھیں"

"آہ......" پیلیکن نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا "کہاں جا رہی تھی" "یہ ایک لمبی کہانی ہے"۔

"کہانی...... مجھے سنایئے یہ کہانی!" ہدہد نے بڑے اشتیاق سے کہا۔

"تو سنو"، پیلیکن نے کہا اور شروع ہو گئی...... "میں یہاں ہندوستان میں صرف ایک مہمان ہوں...... میرا گھر وسط ایشیا میں ہے۔ سمجھیے ہمالیہ کے دوسری طرف...... وہیں ایک گرمیوں کے موسم میں میں پیدا ہوئی تھی جھیل کے کنارے ایک پیڑ پر بنے اپنے گھونسلے میں...... میرے ماں باپ میری دیکھ بھال کرتے تھے اور روز مجھے مچھلی لا کر کھلاتے...... ہر روز، لگاتار...... آس پاس کے سب پیڑوں پر پیلیکن کے ہی گھونسلے تھے......" وہ سانس لینے کے لیے کچھ رکی اور پھر بولنا شروع کر دیا......





''ساری گرمیوں، وہیں جھیل کے کنارے پر پیلیکن رہتے ہیں اور ان کے بچے بڑے ہوتے ہیں، رفتہ رفتہ اڑنا سیکھتے ہیں اور اس طرح گرمی کا موسم گزر جاتا ہے۔ اور ہم سب کو معلوم ہے کہ سردیاں آتے ہی ہمیں وہاں سے اڑنا ہے، ہزاروں میل جنوب میں یہاں آنا ہے۔ ہندوستان ...... اس لیے کہ یہاں اتنی سردی نہیں پڑتی جتنی ہمارے یہاں ...... ایک صبح سویرے سورج کے نکلنے سے پہلے ہی ہم لوگوں نے اپنے پنکھ پھڑ پھڑا کر اڑان بھر لی''۔









''ہم لوگ جنگلوں، ندی نالوں، جھیلوں اور برف سے ڈھکی ہمالیہ کی اونچی اونچی چوٹیوں کو پیچھے چھوڑتے اڑتے رہے اڑتے رہے اور یہاں ہندوستان کے میدانی علاقوں میں آکر دم لیا۔ ایک مچھلیوں سے بھری جھیل کے کنارے ...... اب ہم یہاں اس وقت تک رہیں گے جب تک گرمیاں نہیں شروع ہو جاتیں۔ اس کے بعد پھر اڑان بھریں گے اور ہمالیہ کے وسط ایشیا کی طرف واپس لوٹ جائیں گے۔

ایسا ہر سال ہوتا ہے۔ میں، میرے سب دوست، میرے ماں باپ، ان کے دوست سب پیلیکن ہر سال گرمیاں وسط ایشیامیں اور سردیاں ہندوستان میں گزارتے ہیں، دونوں جگہ چھ چھ مہینے''۔



"سال میں دو بار ہزاروں میل کا سفر ...... یہ تو بڑا مشکل ہوتا ہوگا؟" ...... ہدہد نے پوچھا۔

"ہاں مشکل تو ہے ...... مگر ہم لوگ ہزاروں سال سے ایسا کر رہے ہیں ......"

"ہم ہی نہیں دوسری بہت سی چڑیاں جیسے مرغابیاں، سارس، ہنس وغیرہ"

"مگر اس کی ضرورت کیا ہے؟"

"اس لیے کہ ہم سال بھر وسط ایشیا میں نہیں رہ سکتے ...... خاص طور پر وہاں کی سردیوں میں جب کہ وہاں کی ندیاں نہریں جھیلیں جم جاتی ہیں اور کھانے کو مچھلی تک نہیں ملتی۔ اسی لیے ہم یہاں ہندوستان اڑ آتے ہیں۔ اور پھر جب یہاں بہت گرمی پڑنے لگتی ہے اور ندی، تال سب سوکھنے لگتے ہیں تو ہم لوگ واپس اپنے دیس چلے جاتے ہیں۔ وہاں پھر سے اپنے گھونسلے بنانے ہیں۔ انڈے دیتے ہیں اور اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں"۔

"ہو پو پو ...... اچھا اب سمجھا تم پردیسی ہو وہ بھی زخمی ...... ہم سب کو تمہاری دیکھ بھال کرنی چاہیے ......" ہدہد نے خوشی سے کہا۔

''لو پھر مجھے تم کہیں پاس کی جھیل ڈھونڈ کر مچھلی لا کر دو!''

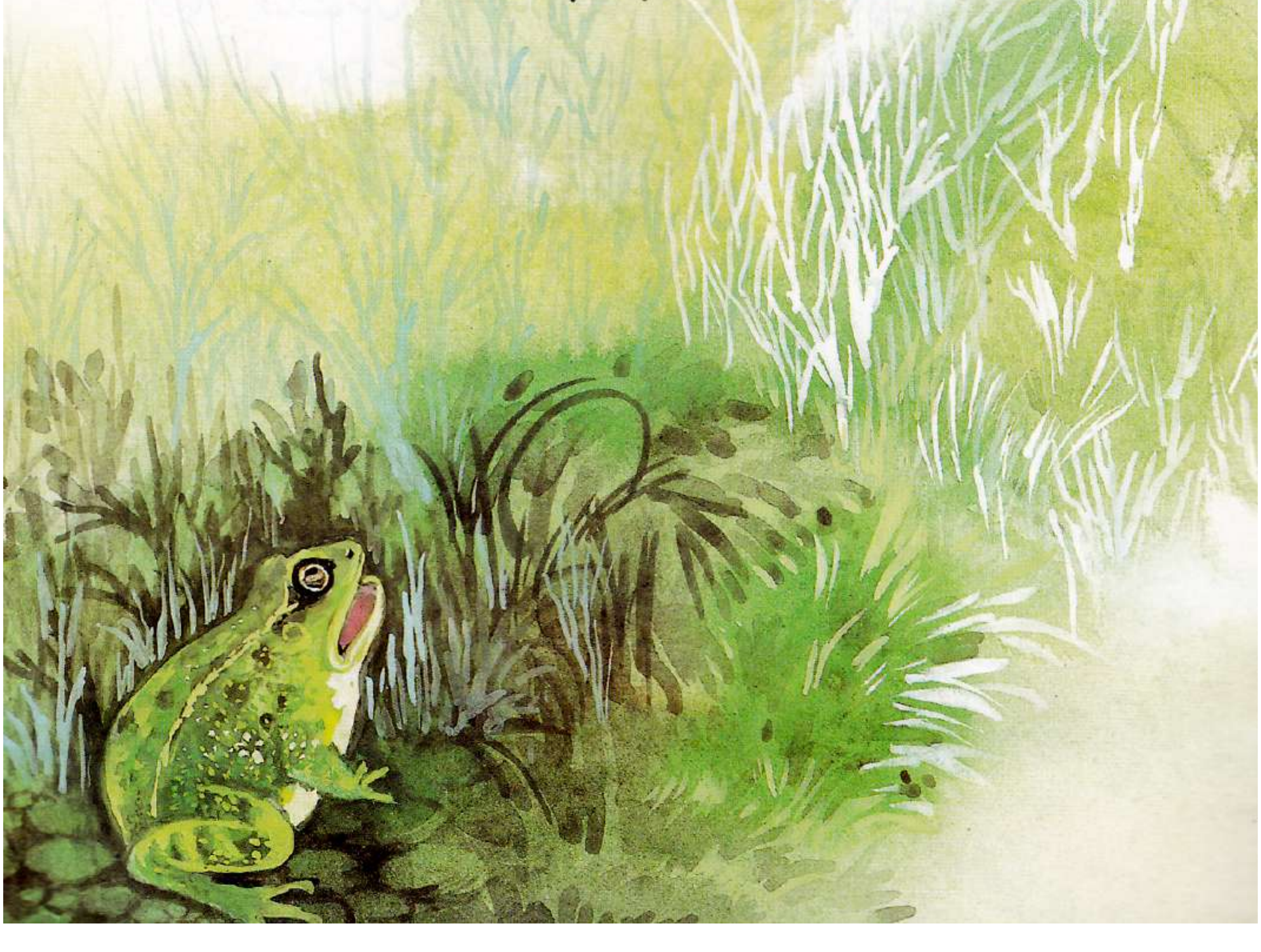
''مگر مجھے تو کوئی بھی جھیل نہیں معلوم، میں تو خشکی میں رہتا ہوں، میں اپنے دوستوں سے پوچھوں گا شاید انھیں معلوم ہو۔ ہوپوپو،'' ہدہد نے پیلیکن سے کہا۔

''اگر کہیں آس پاس ایک جھیل ہو تو میں اپنے زخم بھرنے تک وہیں جھاڑیوں میں پڑی رہوں گی۔ جب تک کہ میں پھر سے اڑنے کے قابل نہ ہو جاؤں''...... پیلیکن کراہتے ہوئے بولی۔

''اور اس کے بعد؟'' ہدہد نے سوال کیا

''اس کے بعد میں اپنے لوگوں ...... یار دوستوں سے جاملوں گی۔ مجھے معلوم ہے وہ جدھر گئے ہیں۔ ہم لوگ ہر سال ادھر ہی جاتے ہیں ...... وہاں ایک بہت بڑی خوبصورت جھیل ہے ...... اور اس میں بہت ساری مچھلیاں ہیں''۔

''یہ جھیل اور مچھلیوں کی کیا بات ہو رہی ہے؟'' پاس کی گھاس میں سے آواز آئی اور ایک



موٹا تازہ مینڈک نظر آیا۔

"مچھلیوں سے بھری جھیل پر کون جانا چاہتا ہے؟" مینڈک نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا،

"مجھے معلوم ہے کہاں ہے ایسی جھیل" مینڈک نے بات آگے بڑھائی۔

"سچ مچ!" ہدہد نے چہک کر پوچھا۔

"تو جلدی بتاؤ!" پیلیکن نے مینڈک سے سوال کیا۔

"بتاتا ہوں ...... بتاتا ہوں۔ میرے رشتے دار۔ دوست سب وہاں رہتے ہیں اور بہت سی پانی کی چڑیاں جیسے بگلے، سارس، مرغابیاں اور نیل کنٹھ وغیرہ"

مہربانی کر کے مجھے پہنچادو نا......!" پیلیکن نے خوشامد کی۔

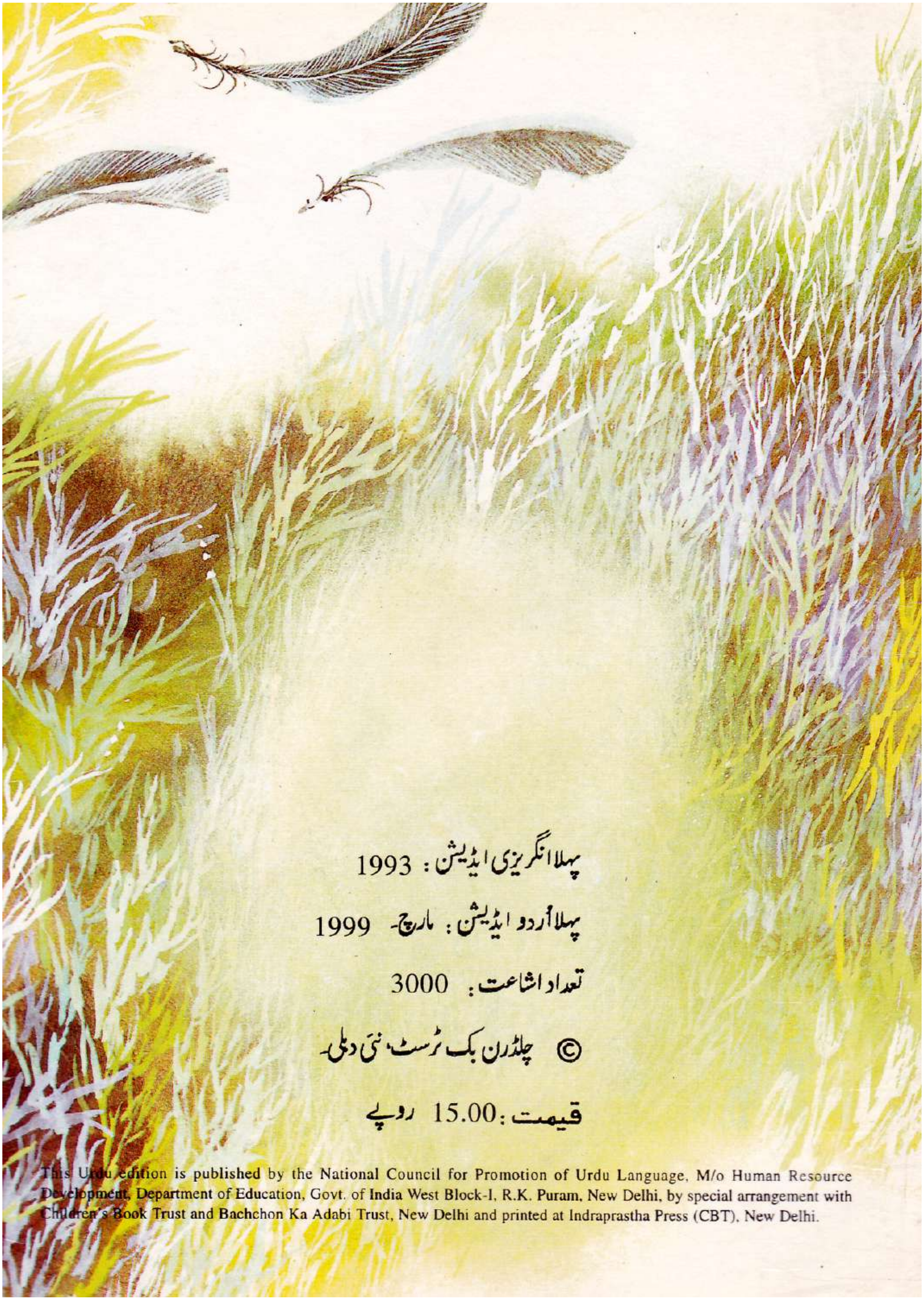
"اچھی بات ہے" ...... مینڈک نے کہا" چلو میں مشرق کی طرف پھدکنا شروع کرتا ہوں۔ تم میرے پیچھے آؤ...... ہم کل تک وہاں پہنچ جائیں گے"۔

"تمہارا بہت بہت شکریہ دوست تم نے میری بہت مدد کی" پیکیلن نے ہدہد کی طرف دیکھ کر کہا...... اور اگلے سال اسی موسم میں اسی جگہ ہدہد سے ملنے کا وعدہ کیا۔

"اگلے سال اسی موسم میں اسی جگہ ......!" ہدہد نے گردن ہلا کر دہرایا اور آواز لگائی۔

"ہو پو پو ...... ہو پو" اور دیر تک مینڈک اور پیلیکن کو مشرق کی طرف جاتے دیکھتا رہا۔





پہلا انگریزی ایڈیشن : 1993

پہلا اُردو ایڈیشن : مارچ۔ 1999

تعداد اشاعت : 3000

قیمت : 15.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Education, Govt. of India West Block-I, R.K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.